دعوت دین

سے متعلق ہمت افزائی کرنے والے

24/اسباب

تحریر کردہ:

عبدالسمیع بن عبداللہ الراجحی

اردو ترجمہ:

ممتاز عالم نسیم احمد

(داعی ومترجم جمعیۃ الدعوۃ صبیح قصیم سعودي عرب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ رب دوجہاں کے لیے ہیں اور درود و سلام ہوں خاتم نبیین پر، بعدہ:

بے شک اللہ رب العالمین کی طرف دعوت دینا افضل اور عظیم عمل ہے کیونکہ وہ درج ذیل امور پر مشتمل ہے:

نمبر 1: اللہ رب العالمین کی طرف بلانا یہ انبیاء کا عمل ان کا طریقہ کار اور ان کا مشن ہے اور یہ تمام مخلوقات میں سب سے چنندہ بندوں کا راستہ ہے جو اس مشن کی فضیلت اور مقام پر دلالت کرنے کے لیے کافی ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ﴾، ترجمہ: ((اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بنا کر بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو اس طرف بلائیں کہ سبھی اللہ کی عبادت کریں اور شیطان کی پرستش سے بچیں چنانچہ ان میں سے کچھ لوگوں کو اللہ رب العالمین نے ہدایت دی اور کچھ لوگوں پر گمراہی صادق آگئی چنانچہ اے لوگو تم اللہ کی زمین میں چلو اور دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا)) سورہ نحل:36 ۔

چنانچہ یہ رسولوں اور قیامت تک ان کی اتباع کرنے والوں کا راستہ ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾، ترجمہ: ((کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں اللہ رب العالمین کی طرف بصیرت کے ساتھ بلاتا ہوں میں بھی اور میری پیروی کرنے والے بھی اور اللہ پاک ہے اور میں مشرک لوگوں میں سے نہیں ہوں)) سورہ یوسف:108 ۔

نمبر2: اللہ رب العالمین کی طرف بلانا کامیابی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾، ترجمہ: ((اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائیں اچھائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں)) سورہ آل عمران: 104 ۔

نمبر3: اللہ کے راستے کی جانب بلانا یہ قیاس کے اعتبار سے اسلام کے کوہان کی بلندی کے برابر ہے کیونکہ ان دونوں کا مقصد اللہ رب العالمین کے دین کی مدد اور اس کے کلمے کی سربلندی ہے۔

نمبر4: اللہ کی طرف اور خیر اور ہدایت کی طرف بلانے والے کا عمل منقطع نہیں ہوتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اس کے لیے اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر حاصل ہوتا ہے اور ان لوگوں کے اجر اور ثواب میں بھی کوئی کمی واقع نہ ہوتی ہے)) اس کی تخریج امام احمد، مسلم ابوداؤد، ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کی ہے اور طبرانی نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے، دیکھیے جامع الاحادیث از سیوطی جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 302 اسے علامہ البانی نے مشکاۃ المصابیح میں جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 256 پر صحیح قرار دیا ہے ۔

نمبر5: اللہ کی طرف بلانا حکمت اور موعظت اور اچھے انداز میں گفتگو کے ساتھ دعوت دینے سے متعلق اللہ کے حکم کی بجاوری ہے، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ﴾، ترجمہ: ((تم اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دو اور ان سے اچھے انداز میں گفتگو کرو)) سورہ نحل: 125۔ (المنهج الصحيح و أثره في الدعوة)۔

نمبر6: اللہ رب العالمین کی جانب بلانا بندے کے افضل اور عظیم ترین مقامات میں سے ہے جو کہ اس علم کے بغیر حاصل نہ ہوگا جس کے ذریعے سے وہ دعوت کا کام کرے بلکہ دعوت کے کمال کے لیے

ضروری ہے کہ علم بھی مضبوط ہو اور اس کے شرف کے لیے یہ بات کافی ہے کہ اس کام کو کرنے والا یہ مقام اور مرتبہ پائے گا اور اللہ رب العالمین جس سے چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے۔

نمبر 7: اللہ کی طرف اپنی دعوت سے بلانے والا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اور آپ کے راستے پر چلنے والا ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: ﴿قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي ...﴾، ترجمہ: ((اے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے)) سورہ یوسف: 108 ۔

نمبر 8: اللہ کی طرف بلانے والے سے اچھی بات کسی اور کی نہیں ہو سکتی، اس میں اس کی فضیلت اور قدر و منزلت کا بیان ہے کیونکہ وہ اللہ رب العالمین کی طرف بلاتا ہے اور اس کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جس چیز کی طرف بلاتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴾، ترجمہ: **((اور اس سے بہتر بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے میں مسلمان ہوں))** سورہ فصلت: 33 ۔

یعنی: اس نے حق کی طرف بلایا، اس پر عمل کیا اور باطل سے دور ہوا اور اس سے لوگوں کو خبردار کیا اور اسے چھوڑا اور اس نے اپنے راستے کی وضاحت کی وہ شرمندگی کا شکار نہیں ہوا بلکہ اس نے کہا میں مسلمانوں میں سے ہوں اپنے اوپر اللہ کے فضل سے خوش ہو کر اور اس سے راضی ہو کر۔

نمبر 9: جو اللہ کی طرف بلاتا ہے وہ اپنی دعوت میں عالمی منہج کو اختیار کرتا ہے جس میں کہ بہت بڑا اجر اور بہت زیادہ ثواب ہے اور اس سلسلے میں اس کے آئیڈیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴾، ترجمہ: ((اور ہم نے آپ کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے)) سورہ انبیاء: 107 ، چنانچہ اس کا میدان کشادہ ہوتا ہے اور اس کی نظر بہت دور تک ہوتی ہے۔

نمبر10:اسی طرح سے جو عظیم فضیلت اس کے ہاتھوں پر کسی کے ہدایت پانے کے سلسلے میں وارد ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:((اللہ رب العالمین آپ کے ذریعے سے ایک آدمی کو ہدایت دے یہ آپ کے لیے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے)) بخاری اور مسلم ۔

حمر النعم: سرخ اونٹ عرب کے سب سے قیمتی مال ہوا کرتے تھے تو اس شخص کا کیا مقام ہوگا جس کے ذریعے سے ایک جماعت یا ایک امت یا اس کے بعد آنے والی نسلیں ہدایت یافتہ ہوں۔

نمبر11:اللہ کی طرف بلانے والا علم اور عمل کی پیروی کرتے ہوئے اپنے نفس کو مکمل کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ اپنے علم پر عمل کرنے والا داعی ہو، چنانچہ وہ اللہ رب العالمین کے فرمان کے معنی کو سمجھتا ہے،اللہ تعالی فرماتے ہیں:﴿ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴾،ترجمہ:((کیا تم لوگوں کو اچھائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تمہیں عقل نہیں ہے)) سورہ بقرہ:44 ،اور اللہ تعالی کا فرمان:﴿ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴾،ترجمہ:((تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے)) سورہ صف:2 ۔ چنانچہ وہ علم کی مجلسوں میں حاضر ہونے کا اہتمام کرتا ہے تاکہ وہ جس بات کی طرف بلا رہا ہے اس پر سب سے پہلے عمل کرنے والا خود ہو۔

نمبر12:اہل علم نے جو ذکر کیا ہے کہ اللہ رب العالمین اپنے جانب بلانے والے کی تکریم کرتا ہے اور اسے مضبوطی عطا کرتا ہے اگرچہ اس کے پاس مضبوطی کے اسباب موجود نہ ہوں اور وہ دین کے کام کو وہ اس کا سب سے پسندیدہ اور محبوب کام بناتا ہے تاکہ اسے ادا کرے اور اس کی جانب بلائے اور اس کی تائید کرے اور اللہ اس کی مدد کرتا ہے،اس کی دعوت کو قبولیت عطا کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے ہیبت ڈال دیتا ہے۔

نمبر13:اللہ رب العالمین کی داعیوں پر ایک نعمت یہ بھی ہے کہ رب سبحانہ وتعالی انہیں خیر کے سلسلے میں امام اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کی طرف بلانے والا بنا دیتا ہے،اللہ تعالی فرماتے ہیں:﴿وَجَعَلْنَا

﴿مِنۡهُمۡ أَئِمَّةً يَهۡدُونَ بِأَمۡرِنَا لَمَّا صَبَرُواْ﴾، ترجمہ :((اور ہم نے ان میں سے ان کے صبر کی وجہ سے امام بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں)) سورہ سجدہ:24 ،اسی طرح سے بندے پر سب سے عظیم سزا یہ ہے کہ وہ برائی میں امام ہو اور اس کی جانب بلانے والا ہو اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَجَعَلۡنَاهُمۡ أَئِمَّةً يَدۡعُونَ إِلَى النَّارِ﴾، ترجمہ:((اور ہم نے انہیں جہنم کی طرف بلانے والا امام بنایا)) سورہ قصص:41 ۔

نمبر14: اللہ کی طرف بلانے میں ذمہ داری سے دستبرداری ہے اور اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں عذر پیش کرنا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَإِذۡ قَالَتۡ أُمَّةٌ مِّنۡهُمۡ لِمَ تَعِظُونَ قَوۡمًا اللَّهُ مُهۡلِكُهُمۡ أَوۡ مُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُواْ مَعۡذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَّقُونَ﴾، ترجمہ:((اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے ؟انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے کے لئے اور اس لئے کہ شاید یہ ڈر جائیں)) سورہ اعراف:164 ۔

نمبر15: اللہ کی طرف بلانے میں گھاٹے سے نجات ہے یہی حق پر وصیت ہے جو کہ کامیابی کا سبب ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے سورہ عصر میں فرمایا: ﴿وَالۡعَصۡرِ.(1)إِنَّ الۡإِنسَانَ لَفِي خُسۡرٍ.(2)إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ(3)﴾، ترجمہ:((زمانے کی قسم ،بیشک (بالیقین) انسان سراسر نقصان میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی)) سورہ عصر ۔

نمبر16: اللہ کی طرف بلانا خیریت کے حصول کے اسباب میں سے ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿كُنتُمۡ خَيۡرَ أُمَّةٍ أُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَأۡمُرُونَ بِالۡمَعۡرُوفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنكَرِ﴾، ترجمہ:((تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو)) سورہ آل عمران:110 ۔

نمبر17: اللہ کی طرف بلانے والے لوگوں کی جماعت رحم کی گئی جماعت ہے جو اللہ رب العالمین کے اس فرمان میں شامل ہے: ﴿ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾، ترجمہ: ((مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے مددگار و معاون اور دوست ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں نمازوں کی پابندی بجالاتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے)) سورہ توبہ: 71 ۔

نمبر18: اللہ رب العالمین اصلاح پسند دعاۃ کے ذریعے سے امت کو عذاب سے محفوظ کرتا ہے کیونکہ ان کا موجود ہونا اللہ کے حکم سے امان کا باعث ہے: ﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴾، ترجمہ: ((آپ کا رب ایسا نہیں کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے لوگ نیکوکار ہوں)) سورہ ہود: 117 ۔

نمبر19: اللہ رب العالمین دعاۃ کو ثابت قدم رکھتا ہے کیونکہ وہ اللہ رب العالمین کے دین کی مدد کرتے ہیں اور اللہ کے راستے کی جانب بلاتے ہیں، اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿ إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴾، ترجمہ: ((اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا)) سورہ محمد: 7 تو آپ اصلاح پسند داعیوں کی حالت میں غور کریں آپ ان کو فتنوں کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ ثابت قدم اور سب سے زیادہ مضبوط ایمان والا پائیں گے۔

نمبر20: بعض اہل علم نے دعاۃ کی ایسی فضیلت بتائی ہیں جن سے ان کے آنے والی نسلوں کی نیک بختی کی امید کی جاسکتی ہے سورہ نساء کی آیت نمبر 9 میں اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا

﴾، ترجمہ: ((چاہیے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے (ننھے ننھے) ناتواں بچے چھوڑ جاتے جن کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ رہتا (تو ان کی چاہت کیا ہوتی) پس اللہ تعالیٰ سے ڈر کر جچی تلی بات کہا کریں)) اسی طرح اللہ رب العالمین کے فرمان کا عام مفہوم جیسا کہ سورہ رحمن کی ایت نمبر 60 میں ہے: ﴿ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴾، ترجمہ: ((احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے)) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ((اور جو اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کوشش کرے گا اللہ اس کی ضرورت کو پورا کرے گا)) اسے امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

نمبر 21: بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور اس کی مخلوقات میں سے اچھے اور نیک لوگ اور اللہ کی دیگر مخلوقات لوگوں کو بھلائی سکھانے والے لوگوں کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور اسمانوں اور زمین کے لوگ یہاں تک کی چوٹیاں اپنے بل میں اور مچھلیاں سمندر میں لوگوں کو بھلائی سکھانے والے لوگوں پر رحمت کی دعا کرتی ہیں)) اس کی تخریج امام ترمذی اور طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کی ہے اور علامہ البانی نے صحیح کہا ہے دیکھیے صحیح الجامع جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 2719۔

نمبر 22: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دعا کے ذریعے کامیابی جیسے کہ اللہ کے رسول فرماتے ہیں: ((اللہ رب العالمین اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد کیا یہاں تک کہ وہ دوسرے لوگوں تک پہنچائے)) اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ اور احمد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور علامہ البانی الجامع الصغیر میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے جلد نمبر ایک صفحہ نمبر 11709۔

نمبر 23: اللہ کی جانب بلانے والوں کے لیے لوگوں کے دلوں میں ڈالی جانے والی محبت اور پیار چنانچہ لوگوں کو اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ان پر احسان کرتے ہیں یہ تو دنیاوی معاملے سے متعلق بات ہے چنانچہ ان لوگوں کا مقام تو اور ہی بلند ہوگا جو خیر و بھلائی کی جانب

رہنمائی کرتے ہیں اوراس راستے کی جانب بلاتے ہیں جو اللہ اس کی جنت اوراس کی خوشنودی کی طرف لے جانے والے ہیں۔

نمبر24: آخر میں اے ہمارے داعی بھائی آپ جان لو کہ آپ ایسی چیز کی جانب بلاتے ہیں جس کو اللہ رب العالمین نے خود اپنے آپ سے شروع کیا ہے،اور اللہ تعالی نے رسولوں کو بھیجا،ان کے ساتھ کتابوں کو نازل فرمایا اور انہیں معجزات عطا کیے اور تقوی اور صرف اور صرف اپنی عبادت کا حکم دیا پھر لوگوں کو خوشخبری دی ڈرایا اور خبر دار کیا:﴿ وَاللَّهُ يَدۡعُوٓاْ إِلَىٰ دَارِ ٱلسَّلَٰمِ وَيَهۡدِي مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ﴾،ترجمہ:((اور اللہ تعالی سلامتی کے گھر کی طرف تم کو بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے)) سورہ یونس:25 اور یہ شرف،مقام ومرتبہ،رفعت اور بلندی کے لیے کافی ہے۔

اے اللہ تو ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا،لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانے والا بنا اور اے اللہ تو ہمیں اپنے راستے کی طرف دعوت کے ذریعے سے عزت عطا فرما اور ہمیں قول وعمل میں سچائی اور اخلاص کی دولت عطا کر۔

درود وسلام ہوں ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام داعیوں اور اصلاح پسندوں کے امام ہیں اور تمام مخلوقات میں سب سے افضل ہیں۔

تحریر کردہ

عبدالسمیع ابن عبداللہ الراجحی

1437/10/15ھ

مولف کے ساتھ رابطے کے لیے:

dawa_1_@msn.com

مزید دیکھئے:

-المنہج الصحیح وأثرہ في الدعوۃ د. حمود الرحیلي 189/1۔

-تفسیر ابن القیم 332/1۔

-إعانۃ المستفید د. صالح الفوزان 118/1۔

-(درس صوتي) محمد محمد المختار الشنقیطي رقم الدرس 417۔

-مختصر الفقہ الإسلامي. محمد بن إبراھیم التویجري 1089/1۔